سوال

میرا خاوند ملک سے باہر گیا مجھی علم نہیں وہ کہاں ہے اور نہ ہی وہ مجھ سے رابطہ رکھتا ہے ، میرا ایک بیٹا اور بیٹی ہے ، میں نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ کیا اور خاوند کی غیر موجودگی میں عدالت سے طلاق لے کر اپنے بچوں کو خاوند کے گھر والوں کے پاس چھوڑ دیا ، تو کیا مجھے باقی مانندہ مہر اور نان و نفقہ لینے کا حق ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ میں عدالت میں اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوئی ، عدالت میں تو وکیل کے کہنے پر میں نے یہی کچھ بتایا ہے ، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے ، وہ اس طرح کہ : میرا خاوند کام کاج کے لیے دوسرے ملک گیا اور مجھے بچوں سمیت اپنے گھر والوں کے پاس اس امید کے ساتھ چھوڑ گیا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکا انہیں وہیں بلا لے گا ، لیکن تین برس گزرنے تک خاوند ہمیں وہاں نہ بلا سکا ، لیکن اس عرصہ میں وہ ہمیں خرچ وغیرہ بھیجتا رہا ، اور اسی طرح میرے سسرال والے بھی سارا خرچ برداشت کرتے رہے ، جب میں نے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو خاوند نے قبول نہیں کیا ، مجھے کہنے لگا اگر تم طلاق کا ارادہ تبدیل کر لو تو میں واپس آ جاتا ہوں ، لیکن میں طلاق پر مصر رہی کہ ہر حالت میں طلاق لوں گی ، خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا اور بچوں کو بھی میرے ساتھ نہیں رہنے دیا کہنے لگا : اگر طلاق چاہتی ہو تو پھر عدالت سے رجوع کرنا پڑیگا ، اس کے بغیر طلاق نہیں مل سکتی ، میرا سوال یہ ہے کہ اس میں میرا موقف کیا ہونا چاہیے اور کیا میں قانون اور شریعت کے اعتبار سے نفقہ کا حق رکھتی ہوں یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

درج ذیل حدیث کی بنا پر بغیر کسی شرعی سبب کے عورت کے لیے طلاق طلب کرنا جائز نہیں :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

طلاق طلب کرنے کے لیے شرعی اور مباح اسباب میں خاوند کی جانب سے بیوی کے ساتھ سوء معاشرت ، اور نان و نفقہ نہ دینا ، اور بیوی کی اجازت کے بغیر بیوی سے چھ ماہ سے زائد دور رہنا ، اور بیوی کا اپنے خاوند کو اس طرح ناپسند کرنا شامل ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ رہنا ہی نہ چاہتی ہو اور اس کے لیے خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے

دوم :

اگر تو عدالت کی جانب سے اسے ان جھوٹے دعووں کی بنا پر طلاق کا فیصلہ ہوا ہے تو حقیقت میں یہ یہ فیصلہ حقیقتا معتبر نہیں ہوگا ، آپ کو چاہیے کہ آپ عدالت میں حقیقت حال کا ذکر کریں ، اور طلاق لینے کا کوئی سبب بیان کریں ، یا پھر اپنے خاوند کے ساتھ سمجھوتہ کریں کہ وہ آپ کو طلاق دے دے ، یا پھر آپ خلع لینے کے لیے آپ باقی مانندہ مہر وغیرہ سے دستبردار ہو جائیں

سوم :

آپ کے بیان کے مطابق جب خاوند آپ کے اخراجات برداشت کرتا رہا ہے اور آپ کو ضرورت کے لیے رقم مہیا کرتا رہا ہے تو پھر آپ کے لیے خاوند ملک سے باہر رہنے کے عرصہ کے اخراجات کا مطالبہ کرنا شرعا جائز نہیں ہے

عدالت نے تو آپ کے جھوٹ کی بنا پر اس عرصہ کے اخراجات دینے کا فیصلہ کیا ہے، اگر عدالت نے یہ فیصلہ کر بھی دیا ہے تو پھر بھی آپ کے لیے ان اخراجات میں سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ہوگا؛ کیونکہ عدالت کا فیصلہ کسی حرام کو مباح نہیں کر سکتا

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں تو یقینا ایک انسان ہوں، اور تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو، اور یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے شخص سے اپنی دلیل اور حجت بیان کرنے میں زیادہ ماہر ہو، اور میں اس کی کلام سن کر ایک فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا میں نے جس کے لیے بھی اس کے دوسرے مسلمان شخص کے حق میں سے کوئی فیصلہ کر دیا تو میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6967) صحیح مسلم حدیث نمبر (1713).

رہا طلاق کے بعد نفقہ کا مسئلہ تو اس میں درج ذیل تفصیل پائی جاتی ہے :

رجعی طلاق والی عورت جب تک عدت میں ہے اسے خاوند نان و نفقہ دے گا، لیکن اگر طلاق بائن ہو تو پھر نہ تو اسے نان و نفقہ دیا جا ئیگا، اور نہ ہی رہائش، لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک نان و نفقہ اور رہائش دی جائیگی

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (82641) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

چہارم :

باقی ماندہ مہر یعنی مہر مؤجل عورت کا حق ہے خاوند کو اس پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ہضم نہیں کر جانا چاہیے چاہے طلاق ہو جائے یا پھر خاوند کے ساتھ ہی ہو یہ ادا کرنا ہوگا، لیکن اگر عورت اپنی خوشی و رضامندی سے بغیر کسی دباؤ کے اس مہر سے دستبردار ہو جائے یا پھر خلع لینے کے بدلہ میں چھوڑ دے

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے بغیر کسی شرعی سبب کے طلاق کا مطالبہ مت کریں، اور جو آپ کے لیے حلال نہیں اسے حاصل کرنے سے شدید احتراز کریں، کیونکہ کسی دوسرے پر ظلم کرنا اور ناحق مال کھانے کا انجام سوائے نقصان و خسارہ کے کچھ نہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

125405